© rasailojaraid.com

ادبیات

حکایتِ آرزو

سعید احمد اکبر آبادی

پچھلے دنوں علالت کے باعث دو ہفتہ سے زیادہ صاحبِ فراش رہنا پڑا، لکھنا پڑھنا موقوف تھا پلنگ پر پڑے پڑے کچھ تمام کچھ ناتمام چند غزلیں اور نظمیں موزوں ہو گئیں۔ مندرجہ ذیل اشعار اسی زمانہ کی یادگار ہیں (س)

کہتے کہتے رُک گئی آخر زبانِ آرزو
یہ تھی اک تعبیرِ صد خوابِ گرانِ آرزو

کیا سنائے روئدادِ جورِ رہبرو وہ غریب
لٹ گیا منزل میں جس کا کاروانِ آرزو

ظلمتِ حسرت، غبارِ اشک، دودِ یاس و غم
کس قدر تاریک ہے میرا جہانِ آرزو

بخش دے یارب دلِ بے مدعا ہی اک مجھے
اُٹھ نہیں سکتا ہے اب بارِ گرانِ آرزو

ایک دل کے دم سے تھی آرائشِ بزمِ خیال
اب کہاں وہ زرنگارِ کہکشانِ آرزو

اب وہ دن ہیں نہ وہ راتیں نہ وہ عہدِ جمیل
دل ہے کوئی یا چراغِ کشتہ سانِ آرزو

کیا قیامت تھی وہ برقِ یاس و حرماں الاماں
آنکھوں دیکھے ہو گیا خاک آشیانِ آرزو

ہو رہی تھیں کل چمن میں بلبلیں سرگوشیاں
ہو رہا تھا اہتمامِ داستانِ آرزو

ق
آ گیا فصلِ خزاں کا یک بیک پیغام کیا
بن گئیں ماتم گسارِ بوستانِ آرزو

ایک وہ ہیں شاد کامِ انبساطِ ہر نفس
ایک ہم ہیں وقفِ غمہائے نہانِ آرزو

ایک تم ہو جن کو ہر ساعت نوید صد طرب
ایک ہم ہیں جانگدازِ امتحانِ آرزو

© rasailojaraid.com